

آیئے ایک ساتھ آگے بڑھیں

وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی

ہمارا ایک ہی نصب

قوم کے نام وزیر اعظم کا نشری پیغام

14 جنوری 1980ء

...عین ہے ـــــ طاقتور اور

"میرے پیارے، ہم وطنوں!

کچھ روز سے لاکھوں افراد جوق در جوق مجھے دِلی مبارکباد پیش کرنے آرہے ہیں۔ آپ نے ہماری حمایت میں جس شدّت کا اظہار کیا ہے اور ہماری کانگریس کے تئیں جس محبت کا ثبوت دیا ہے، اس کے لئے میں آپ کی شکر گذار ہوں۔ یہ کامیابی آپ سب کی کامیابی ہے اور جو ذمہ داری آپ نے مجھے سونپی ہے، وہ بھی آپ ہی کی بدولت ہے۔

مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے عظیم رہنماؤں کی قیادت میں ملک نے کانگریس کے جھنڈے تلے آزادی کی لڑائی لڑی۔ گاندھی جی نے ہر ہندوستانی کے آنسو پونچھنے کا نعرہ دیا اور جب ہم نے آزادی کی پہلی منزل طے کی تو 15 اگست 1947ء کو جواہر لال نہرو نے ملک کو آگے لے جانے اور عام لوگوں کو اوپر اٹھانے کا وعدہ کیا تھا۔

سماج واد کا تصوّر

سماج واد کے قیام کے عہد کے ساتھ ہم ترقی کے راستے پر بڑھنے لگے۔ تمام طبقوں، مذاہب، ذاتوں اور ریاستوں کے لوگوں نے ایک ہو کر ملک کی ترقی کے لئے بھرپور کام کیا۔

30 برس تک اَن تھک محنت کر کے ہندوستانی عوام نے کانگریس کی قیادت میں اقتصادی ترقی کی شاندار عمارت کھڑی کی لیکن گذشتہ 30 ماہ کے دوران اس عمارت کی بنیاد کمزور کر دی گئی۔

"خود کفیل بھارت کی تعمیر"

تعمیر مشکل ہوتی ہے لیکن کسی چیز کو بگاڑنا آسان ہے۔ ڈھائی برس کے قلیل عرصہ میں ملک بہت پیچھے چلا گیا ہے۔

جنتا پارٹی اور لوک دل اپنے ذاتی مفاد کے لئے جان بوجھ کر مذہب، زبان اور ریاستوں کے درمیان اس حد تک خطرناک ٹکراؤ کا باعث بنے کہ اس دور میں انتقام کی سیاست نے تمام اخلاقی قدروں کو فنا کر دیا۔

ڈگمگاتی معیشت

نتیجہ سامنے ہے۔ آج ملک چاروں طرف سے مسائل سے گھرا ہوا ہے۔ قیمتوں میں اضافہ ہوا، پیداوار میں کمی ہوئی، اشیائے ضروریہ غائب ہو گئیں، نظم و نسق کا پتہ نہیں۔ اس برس کہ زیر جائزہ سال کے دوران ملک کو 2500 کروڑ روپے کے خسارہ کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم اتنا تو جانتے تھے کہ ملک کی معیشت بگڑ چکی ہے لیکن اس کی جو تفصیل سامنے آئی وہ ہمارے قیاس سے کہیں بدتر تھی۔ جنتا پارٹی نے اپنا سارا وقت کڑواہٹ گھولنے، ٹکراؤ اور اختلافات پیدا کرنے، نیز عدم استحکام کے لئے راہیں ہموار کرنے میں صرف کر دیا۔ ہم نہ تو جھگڑے اور برائی کے خواہش مند ہیں اور نہ ہی ہمارے پاس اس کے لئے وقت ہی ہے۔ ان باتوں میں میں پڑنا نہیں چاہتی۔ میں نے ان کا ذکر محض اس لئے کیا کہ ان سب سے ہماری جمہوریت کو دھکا لگا۔ جمہوریت کی دہائی دینے والوں نے اس انتخاب میں بھی ہر طرح کی بدعنوانی سے کام لیا۔

جمہوریت میں اعتقاد

جمہوریت، سماج واد اور سیکولرازم میں ہم گہرا اعتقاد رکھتے ہیں۔ جمہوریت ہمارے لئے محض

سیاسی نعرہ نہیں ہے بلکہ فلسفۂ حیات ہے۔ جمہوریت صرف اکثریت کے لئے نہیں بلکہ سب لوگوں کے لئے ہے۔ آج جمہوریت کا نصب العین اکثریت کو فائدہ پہونچانے کے بجائے سب لوگوں کو فائدہ پہونچانا ہونا چاہیئے۔

ترقی کے راستے پر بڑھتا ہوا ہمارا کارواں رک گیا تھا۔ اب پھر پورے ملک کو لے کر ہمیں اس کارواں کو آگے بڑھانا ہے۔

ہم انتہائی خطرناک حالات میں یہ ذمہ داری سنبھال رہے ہیں۔ اس تباہ کاری کو بھول کر کہ ہمیں سماج کے تمام طبقوں اور ملک کے تمام علاقوں کے مسائل کے حل کے لئے نئے سرے سے آغاز کرنا ہوگا، مل کر کام کرنا ہے۔

ہمارا ایک ہی دشمن ہے ——— سماجی اور اقتصادی بے انصافی۔ ہمارا ایک ہی مقصد ہے ——— ملک کو طاقت ور بنانا اور ملک میں خود انحصاری لانا۔

اس عظیم سفر میں شرکت کے لئے میں آپ سب کو دعوت دیتی ہوں۔ آپ خواہ کسی مذہب، ذات، طبقے یا کسی بھی ریاست کے ہوں، خواہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔

اس عظیم کام میں مجھے آپ سب کا تعاون چاہیئے۔ آپ ہندوستان کے ہیں اور ہندوستان آپ کا ہے۔ ملک کو آج کے مسائل سے نکالنے میں وقت صرف ہوگا اور ہم سب کو سخت محنت کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کے عوام میں میرا راسخ اعتماد ہے۔ اسی اعتماد کے سہارے میں کہہ سکتی ہوں کہ ہم ملک کو اس دلدل سے نکال کر رہیں گے۔

آیئے ہم باہمی مخاصمتوں اور انتقام کے جذبات کو ختم کریں اور ایک ساتھ آگے بڑھیں۔

جے ہند